243

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۸۳

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی ———— یوم سہ شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو۔

جلد ۳۰ | ۱۳ - ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش | ۳ - ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ ھ | ۱۳ - نومبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۶۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ - ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سات بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل حضور کو نقرس کا جو شدید درد شروع ہوا تھا۔ اس میں آج خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت تخفیف رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں:۔

حضرت اُم المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ کے بخار میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت تخفیف ہے۔ آج دوپہر ٹمپریچر ۹۹ - تھا۔ احباب کامل صحت کے لئے دُعا کریں:۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان ———— ۳ - ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ ھ

ویدک دھرمیوں کے لئے اسلامی دُعا کی نقل تجویز کی گئی

اسلام نے دُعا پر جس قدر زور دیا ہے اس کی مثال دُنیا کے کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ انسانی زندگی جن مراحل میں سے گزرتی ہے۔ ان میں سے کوئی ایک مرحلہ بھی ایسا نہیں۔ جس کے متعلق اسلام نے دُعا نہ سکھائی ہو گویا اسلام نے انسان کی زندگی کا ہر شعبہ۔ اور اس کا ہر لحظہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے ماتحت کر دینے کی تعلیم دی ہے۔ اور یہ حقیقت ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے۔ کہ انسانی زندگی۔ اور اس کے تمام قوےٰ۔ اور طاقتیں اور دُنیا کے تمام اسباب جن کا انسان کی زندگی۔ اور اس کے اعمال پر اثر پڑتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا ہی عطیہ ہیں۔ پھر تمام اعمال کے نتائج اور تمام اسباب کے اثرات مرتب کرنا بھی اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اور اسی کی رضا ر۔ اور حکمت کے ماتحت ان کا ظہور ہوتا ہے جب حقیقت یہ ہے۔ تو پھر ضروری ہے۔ کہ ہر قدم پہ ہی مقصد کے حصول کے لئے۔ اور ہر عمل سے صحیح۔ اور مفید نتیجہ حاصل کرنے کے لئے جہاں اپنے مقاصد اور اعمال کو خدا تعالےٰ کی رضا کے ماتحت رکھا جائے۔ وہاں اسی سے استعانت طلب کی جائے۔ اسی کا نام دُعا ہے:۔

پس یہ ایک شک و شبہ سے بالا صداقت ہے۔ کہ اسلام نے دُعا کو جو اہمیت دی ہے۔ وہ بے مثل ہے۔ دُنیا کے کسی مذہب نے دُعا کو انسانی زندگی کے ہر شعبہ سے اس طرح وابستہ اور پیوستہ نہیں کیا۔ جس طرح اسلام نے کیا ہے۔ صرف اسلام ہی ہے جس نے کہا ہے۔ کہ صبح آنکھ کھلنے پر دُعا کرو۔ کپڑے پہننے پر دُعا کرو۔ بیت الخلاء میں جانے پر دُعا کرو۔ وہاں سے باہر آنے پر دُعا کرو۔ وضو کرتے وقت دُعا کرو۔ مسجد کو جاتے ہوئے دُعا کرو۔ وہاں جا کر نماز پڑھنا تو دُعا ہی دُعا ہے۔ پھر کسی سے ملنے۔ کسی سے جُدا ہونے۔ کھانا کھانے۔ کھانا ختم کرنے۔ سواری کرنے۔ ہر کام کے شروع کرنے۔ کامیاب ہونے۔ ناکام رہنے۔ بیمار ہونے۔ صحت پانے کسی مشکل میں پھنس جانے۔ گھر سے باہر جانے۔ گھر میں آنے۔ سفر پر جانے۔ سفر سے واپس آنے۔ کسی کام کے متعلق فیصلہ کرنے۔ قرض سے سبکدوش ہونے۔ نکاح کرنے۔ بیوی کے پاس جانے کے وقت دُعا کرو۔ یہ چند مواقع کا ذکر کیا گیا ہے ورنہ کوئی مرحلہ انسانی زندگی کا ایسا نہیں جس کے لئے اسلام نے دُعا نہیں سکھائی:۔

پھر اسلام نے جس موقع کے لئے جو دُعا سکھائی ہے۔ وہ نہایت ہی جامع مانع ہے۔ اس کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب میں نہ تو دُعا پر اس قدر زور دیا گیا ہے۔ نہ اس کی اتنی اہمیت بیان کی گئی۔ اور نہ ایسی جامع دُعائیں سکھائی گئی ہیں۔ جن سے انسانی فطرت مطمئن ہو سکے۔ اور دُعا کرنے والا انسان سمجھ سکے۔ کہ اس کے اور اس کے رب کے درمیان ایک نہایت لطیف سلسلہ راز و نیاز کا قائم ہو گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ یا تو غیر مسلم اقوام میں دُعا کا صحیح مفہوم قریباً مفقود ہو چکا ہے۔ اور دُعا صرف ایک رسم رہ گئی ہے۔ یا پھر انہیں ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ اسلام کی نقل کر کے اپنے لئے آپ دُعائیں تجویز کریں۔ چنانچہ آریہ اخبار "ملاپ" (۹ - نومبر ۱۹۴۲ء) کے ایڈیٹوریل میں جہاں یہ لکھ کر کہ "اسلام دھرم کی سب سے بڑی پرارتھنا وہ ہے جس سے قرآن شریف شروع ہوتا ہے سورۂ فاتحہ کا بالفاظ خود" پورا مطلب نہیں۔ لیکن تھوڑا سا بھاؤ یہ" درج کیا ہے۔ وہاں اس "بھاؤ یہ" کا بھونڈا سا چربہ اتارتے ہوئے آریوں کے لئے حسب ذیل پرارتھنا تجویز کی ہے:۔

"مالک دیوتا۔ مہاراج۔ اس دُنیا کے ذرّے ذرّے میں تم ہو۔ روشنی تم ہو۔ اندھیرا تم ہو۔ شور تم ہو۔ خاموشی تم ہو۔ تم رحیم بھی ہو۔ کریم بھی۔ جبّار بھی۔ قہّار بھی۔ ہم پر کرپا کرو۔ مہربانی کرو۔ تم ہمارے رہبر بنو۔ ہم اندھوں کی لاٹھی بنو۔ ہماری تاریکی میں چراغ بنو۔ اور لے چلو اُس طرف جہاں تم لے جانا چاہتے ہو۔ اس راستے سے جو تمہیں پسند ہے۔ اپنا سہارا دے کر ہمارا ہاتھ پکڑ کر لے چلو مہاراج ہماری اپنی اچھیا کوئی نہیں۔ اپنی منزل کوئی نہیں۔ ہم نے اپنے آپ کو تم پر چھوڑ دیا۔ تم جانو۔ اور تمہارا کام۔ ہمیں وشواش ہے کہ تمہارا دکھایا ہوا راستہ ہی کلیان کا راستہ ہے۔ تمہارے راستے پر چلنے سے ہی ہمارا بھلا ہوگا"!

اسلام نے باوجود اس کے کہ ہر موقعہ اور محل کی دُعائیں خود سکھائی ہیں۔ اس بات کو روا رکھا ہے۔ کہ انسان اپنے الفاظ میں بھی دُعائیں کرے۔ اور جس طرح انسانی کے ساتھ اپنا مافی الضمیر ظاہر کر سکتا ہے۔ اپنا درد۔ اور تکلیف بیان کر سکتا ہے۔ بیان کرے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لیکن "ملاپ" نے یہ پرارتھنا اس لئے تجویز کی ہے۔ کہ آریہ صاحبان" یہ یا اسی قسم کی کوئی پرارتھنا ہر روز" کیا کریں۔ اور اس التزام کے ساتھ کہ "پھر اسے چھوڑیں نہیں۔ دنیا میں سب کچھ کریں۔ لیکن دن میں ایک بار دو بار دس بار جتنی بار فرصت ملے بار بار ایک ہی پرارتھنا کریں"۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ویدک دھرم میں کوئی ایسی پرارتھنا موجود نہیں۔ جسے ویدک دھرمی اس وقت اپنے مناسب حال سمجھیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اگر ہوتی تو ایک عام پرارتھنا کسی کو خود بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ اور ظاہر ہے۔ کہ کسی انسان کی بنائی پرارتھنا اس پرارتھنا سے کچھ نسبت نہیں رکھتی۔ جو خدا تعالےٰ اپنے بندوں کو خود سکھائے۔ لیکن مذکورہ بالا پرارتھنا تجویز کرنے والا شخص تو وہ ہے۔ جس نے اسی پرارتھنا والے مضمون میں بھگوان کی معرفت اور اس سے وابستگی کا مظاہرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔ کہ "وقت آنے پر۔ چوری کرنا۔ ڈاکہ مارنا ہنسا کرنا جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا بھی دھرم ہوسکتا ہے۔ اسی طرح وقت آنے پر سچ بولنا۔ تیاگ کرنا۔ اہنسا سے کام لینا وغیرہ بھی پاپ بن سکتے ہیں"۔ ذرا غور فرمایئے۔ اس ذہنیت کا انسان جس مذہب کے لوگوں کے لئے اجتماعی پرارتھنا تجویز کرے۔ اس کی دعا کے بارے میں تہی دستی اور محرومی میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کو خدا تعالےٰ کا جس قدر شکر گزار ہونا چاہیئے۔ اس کی کوئی حد بندی نہیں کی جاسکتی۔ اور جو لوگ مسلمان کہلا کر اسلام کی بتائی ہوئی دعاؤں سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور خدا تعالےٰ کا قرب حاصل نہیں کرتے۔ ان سے بڑھ کر بدقسمت کون ہوسکتا ہے۔

بائیبل کے ایک صریح حکم کے خلاف آرچ بشپوں کا فیصلہ

لنڈن ۷ر نومبر۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل امام مسجد احمدیہ لنڈن نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔

کنٹربری اور یارک کے آرچ بشپوں نے مختلف بشپوں سے مشورہ کے بعد ایک بیان شائع کیا ہے۔ کہ کورنتھیوں کتاب اول باب ۱۱ کے برخلاف کسی عورت یا لڑکی کو ننگے سر چرچ میں داخل ہونے میں تامل نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی ایسا کرے تو یہ قابل اعتراض بات نہ ہوگی۔

الفضل:۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ کورنتھیوں کتاب اول باب ۱۱ آئت ۵ میں لکھا ہے۔ کہ "جو عورت بے سر ڈھنکے دعا یا نبوت کرتی ہے۔ وہ اپنے سر کو بے حرمت کرتی ہے۔ کیونکہ وہ سر منڈی ہوئی کے برابر ہے"۔

چندہ لاؤڈ سپیکر مسجد اقصیٰ

مسجد اقصےٰ کے لاؤڈ سپیکر کے لئے میں نے ایک ہزار روپیہ کی تحریک کی تھی۔ جس پر احباب کی طرف سے ۷۵۰ روپے کی رقم پہلے آچکی ہے۔ اور معطی احباب کے نام اخبار میں شائع ہوچکے ہیں۔ اب صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے ۵۰ روپے کا چک دہلی سے بھجوایا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ انہیں بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اب کل رقم آٹھ صد روپیہ وصول ہوچکی ہے۔ اور صرف دو صد روپیہ کی کمی ہے۔ امید ہے کوئی دوست یہ رقم بھی بہت جلد ادا کرکے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ چونکہ یہ تحریک عام نہیں کی گئی۔ اس لئے کسی دوست سے ۵۰ روپے سے کم وصول نہیں کئے جائینگے
ناظر تعلیم و تربیت

یوم تبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کرام کو معلوم ہے۔ غیر احمدیوں میں تبلیغ کرنے کے لئے یوم تبلیغ ۲۹ر نومبر ۱۹۴۲ء بروز اتوار مقرر ہے۔ اس دن ہر احمدی کا شغل واحد "تبلیغ" ہونا چاہیئے۔ سچے اخلاص اور دردمند دل کے ساتھ اس دن کو کامیاب بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اب یہ دن قریب آن پہونچا ہے احباب تیار رہیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) میرے لڑکے سید عبد القیوم صاحب کی اہلیہ بحالت زچگی بارہ پندرہ دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ صحت کی دعا فرمائی جائے۔ خاکسار سید اسمٰعیل آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان (۲) کچھ عرصہ سے بندہ کی والدہ بھائی اور بچے بعارضہ بخار بیمار چلے آرہے ہیں۔ ایک خوردسالہ بچی فوت ہوچکی ہے۔ احباب اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کریں۔ کہ خداوند کریم بیماروں کو شفا عطا فرمائے۔ نیز میرے ایک بھائی اللہ بخش صاحب ساکن رعیہ ضلع امرتسر کو مخالفین بڑا تنگ کر رہے ہیں۔ اور مسجد کے بنانے میں کئی قسم کی روکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا سب حالات کو درست کردے۔ محمد ابراہیم شاد از کوٹ رحمت خان (۳) صوبیدار خوشحال خان صاحب شہید کی بیوہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ صوبیدار صاحب کی چھوٹی لڑکی اور نواسہ سخت بیمار ہیں۔ وہ جماعت کے بزرگوں سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ عاجز عبد الغفور خان احمدی (۴) خاکسار کئی ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ نیز میرے پوتے ملک عبد الرشید کو دردگردہ کی تکلیف ہے درخواست دعا ہے خاکسار غلام حسین ملک قادیان (۵) میں کسولی سینٹوریم میں داخل ہوں۔ سب دوست میری صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ سید نذیر حسین سید کوٹانی (۶) احباب ازراہ نوازش میرے لڑکے محمد احمد کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے V.C.O کے انتخاب میں کامیاب فرمائے۔ اور اس کی کامیابی دینی و دنیا کے لحاظ سے مفید و بابرکت ہو خاکسار فضل احمد اے۔ ڈی۔ آئی مدارس سرگودہا۔

اعلان نکاح ۲۵ر اکتوبر کو میری بھتیجی سیدہ سلیم اختر بانو کا نکاح ابو حامد محمد علی انور صاحب کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر بمقام برہمن بڑیہ مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو بابرکت فرمائے۔ سید اعجاز احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان

ولادت عزیز مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب خلف الرشید حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ جس کا حضرت سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسعود احمد نام رکھا ہے احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم مولود مسعود کو عبد اللہ بنائے اور اس پر دینی و دنیوی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ خاکسار نیاز محمد پنشنر انسپکٹر پولیس قادیان

دعائے مغفرت (۱) بندہ کی والدہ صاحبہ ۳ ۱۱/۴۲ بقضائے الہٰی فوت ہوگئیں انا للہ و انا الیہ راجعون مرحومہ نہائت مخلص احمدی تھیں۔ اور شوق سے اسلام کے ہر ایک رکن کو ادا کرتی تھیں دعائے مغفرت کی جائے۔ عبد الواحد مدرس باٹھ جماعت شاہ مسکین (۲) محمد عمر خانصاحب افغان ہمند جنہوں نے اپنا ملک جائداد رشتہ دار وغیرہ سب احمدیت کے لئے چھوڑ دیئے تھے۔ اور نہائت مخلص تہجد گزار اور خدا رسیدہ انسان تھے ۲۲/۲۳ اکتوبر کی درمیانی شب قریباً ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد اپنے مولےٰ سے جاملے انا للہ و انا الیہ راجعون احباب

244

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مصلح موعود نمبر ششم

مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق غیر مبائعین کے

اعتراضات کے جوابات

(۲)

اعتراض سوم

مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ مصلح موعود کی اصل پیشگوئی صرف اشتہار ۲۰- فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہے۔ ... ایک جگہ بھی ۲۰- فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میاں محمود احمد صاحب پر نہیں لگائی گئی (رسالہ المصلح الموعود صلا)

الجواب

یہ بالکل غلط ہے۔ کہ مصلح موعود کی اصل پیشگوئی صرف اشتہار ۲۰- فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سبز اشتہار کے صلا پر تتمہ اشتہار دہم جولائی کی پیشگوئی کو ان الفاظ میں درج فرمایا ہے:-

"ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق ما یشاء"

اور پھر اُسے بھی مصلح موعود کے لئے پیشگوئی قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو سبز اشتہار صلا۲ جہاں اسی دوسرے بشیر کے الہامی نام مصلح موعود، فضل اور فضل عمر بھی بتائے ہیں۔ اور سبز اشتہار صلا پر دوسرے بشیر کے متعلق یہ پیشگوئی درج کر کے یہ بھی لکھا ہے:-

"خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰- فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔ اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے۔ کہ جو رُوحانی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہوا۔ اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے"

اب دیکھ لیجئے۔ اس جگہ دوسرے بشیر کے متعلق جس کا دوسرا نام محمود ہے جس پیشگوئی تتمہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے حوالہ سے درج کر کے اسی بشیر اور محمود کے متعلق ۲۰- فروری ۱۸۸۶ء کے الہامات کا وہ حصہ قرار دیا گیا ہے۔ جو مصلح موعود سے متعلق ہے۔ گویا تتمہ اشتہار دہم جولائی کے موعود کو ہی ۲۰- فروری ۱۸۸۶ء کی اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا گیا ہے جو مصلح موعود کے متعلق ہے۔

مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام جہاں کہیں بھی حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق پیشگوئی بیان کرتے ہیں۔ سبز اشتہار کا حوالہ دیتے ہیں جس کے متعلق ثابت ہو چکا ہے کہ اس میں مصلح موعود ہی کی پیشگوئی تتمہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار ۲۰- فروری ۱۸۸۶ء کے حوالہ سے درج کی گئی ہے اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تمام تحریروں میں جن میں اپنے فرزند ارجمند حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کو سبز اشتہار کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے۔ وہاں گویا دوسرے لفظوں میں اشتہار دہم جولائی اور اشتہار ۲۰- فروری ۱۸۸۶ء کا بھی مصداق قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ حوالہ جات جن میں آپ نے سبز اشتہار کا مصداق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو قرار دیتے ہیں۔ رحیم بخش نے اپنے مضمون مندرجہ الفضل، ۷ نومبر کے صفحہ ۵ پر دلیل دوازدہم کے ماتحت درج کر دیئے ہیں لہٰذا اس جگہ ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اعتراض چہارم

مصلح موعود کے لئے مامور ہونا ضروری ہے لیکن میاں محمود احمد صاحب ماموریت کے مدعی نہیں۔ لہٰذا وہ مصلح موعود نہیں ہو سکتے۔

الجواب الاوّل

ان الہامات میں جو مصلح موعود سے متعلق ہیں کسی جگہ بھی اس موعود کو مامور قرار نہیں دیا گیا۔

الجواب الثانی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بھی مصلح موعود کو کسی جگہ مامور تحریر نہیں فرمایا۔

الجواب الثالث

مصلح موعود کا نام "فضل عمر" بتاتا ہے کہ اس کا مامور ہونا شرط نہیں۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مامور نہیں تھے۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صرف غیر مامور خلیفہ ثانی تھے۔ پس مصلح موعود کا نام "فضل عمر" رکھنا اس بات کی طرف بھی منشیر ہو سکتا ہے۔ کہ مصلح موعود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غیر مامور خلیفہ ثانی ہوگا۔ اور یہ کہ ماموریت کا دعوےٰ اس کے لئے شرط نہیں۔

اعتراض پنجم

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین لکھتے ہیں:-

"اگر آج مصلح موعود پیدا ہو جائے۔ یا پیدا ہو چکا۔ تو اس کے ذریعہ تو ابھی دُنیا راہ راست پر آجائے گی۔ پھر حضرت صاحب کی وہ تحریر غلط جاتی ہے۔ کہ تین صدیوں کے بعد لوگ مایوس ہو کر ادھر آئیں گے" (المصلح الموعود ص۲۵)

الجواب الاوّل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اپنی یہ تحریر یاد تھی۔ پھر اگر اس تحریر کے لحاظ سے مصلح موعود تین صدیوں سے پہلے نہیں آسکتا تھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیوں اپنے حقیقی بیٹوں میں مصلح موعود کی تلاش کرتے رہے۔ چنانچہ پہلے تو آپ نے بشیر اول کو اجتہاداً مصلح موعود خیال کیا۔ (ملاحظہ ہو سبز اشتہار) پھر اپنے بڑے صاحبزادہ کا نام بطور تفاول مصلح موعود کی پیشگوئی کو ہی مدنظر رکھ کر بشیر الدین محمود احمد رکھا۔ پھر بقول غیر مبائعین میاں مبارک احمد صاحب کو مصلح موعود سمجھا۔ اس سے تو صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ سمجھتے تھے۔ کہ مصلح موعود کا اسی زمانہ میں ظاہر ہو جانا میری اُس تحریر کے منافی نہیں۔ جس میں تین صدیوں میں کامل غلبہ دیئے جانے کا ذکر ہے۔ بلکہ مصلح موعود اسی پہلی صدی میں ہی ظاہر ہو سکتا ہے۔

الجواب الثانی

پھر جب الہام نے بتا دیا۔ کہ مصلح موعود کو بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ فرمایا:- اس (بشیر اول متوفی ناقل) کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا" تو اب اس قسم کی کٹ حجتی فضول ہے۔ یہ یاد رہے۔ کہ فضل مصلح موعود کا الہامی نام ہے۔ ملاحظہ ہو سبز اشتہار ص۲۱۔

الجواب الثالث

پھر مصلح موعود کا کام الہام میں "بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا" بتایا گیا ہے۔ نہ یہ کہ اسی کے زمانہ میں کامل غلبہ ہو جائے گا۔ ملاحظہ ہو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء

اعتراض ششم

شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری لکھتے ہیں مُبارک احمد کی وفات کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذیل کے الہامات ہُوئے۔ جو اس بات پر دال ہیں۔ کہ مصلح موعود میاں مبارک احمد کے بعد اب کسی اور زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ ۱۹۰۷ء میں الہام ہُوا:-

"قوبی نسلاً بعیداً مظہر الحق والعلیٰ کان اللّٰہ نزل من السّماء"

۱۶ ستمبر کو الہام ہُوا۔ "انّا نبشرک بغلامٍ حلیم"۔

۳۰- اکتوبر ۱۹۰۷ء کو الہام ہُوا۔ "انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المُبارک"۔

نومبر ۱۹۰۷ء کو الہام ہُوا۔ "ساھب لک غلاماً ذکیا"

پھر اسی تاریخ کو دُوسرا الہام ہُوا "رب ھب لی من لدنک ذرّیۃ طیبۃ"

شان مصلح موعود مصنفہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری صفحہ ۳ تا صفحہ ۳۰

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کی نقل

اس اعتراض کے متعلق واضح ہو کہ دراصل یہ خیال بھی مصری صاحب نے مولوی محمد علی صاحب سے ہی لیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے رسالہ المصلح الموعود صفحہ ۲۱ میں لکھتے ہیں۔ میاں مبارک احمد کے متعلق جو اجتہاد حضرت صاحب کا تھا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہے وہ بھی ایک رنگ میں صحیح تھا۔ اس لئے اس کی وفات پر اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی۔ کہ اس کا قائمقام پیدا ہوگا۔"

اسی قائمقام کو مولوی محمد علی صاحب مصلح موعود قرار دیتے ہیں۔

مولوی صاحب کے خیال کا ابطال

اگر مولوی صاحب کی مراد اس جگہ یہ ہے۔ کہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کو مصلح موعود سمجھنے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اجتہاد ایک رنگ میں صحیح تھا۔ تو پھر یہ کیا عجیب معاملہ ہوا کہ اصل مصلح موعود کو خدا تعالیٰ نے بلاوجہ وفات دے دی۔ اور پھر قائمقام مصلح موعود کا وعدہ دے دیا۔ اس سے تو یہ لازم آئے گا۔ کہ اصل پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق غلط نکلی۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میاں مبارک احمد صاحب کو مصلح موعود قرار نہیں دیا۔ اگر مولوی صاحب کی مراد میاں مبارک احمد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اجتہاد کو ایک رنگ میں صحیح قرار دینے سے یہ نہیں کہ آپ کا اسے مصلح موعود سمجھنا ایک رنگ میں صحیح تھا۔ تو پھر محض اس کے قائمقام کے وعدہ سے یہ کیسے سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ضرور مصلح موعود ہوگا۔

مصری صاحب کا استدلال

مصری صاحب کا استدلال یوں ہے۔ کہ ان کے نزدیک اعتراض میں تمام بیان کردہ الہامات دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پوتے سے متعلق ہیں۔ گویا وہ نافلہ لڑکے (پوتے) کے متعلق جو الہام ہے۔ اسی کے متعلق ان باقی الہامات کو قرار دیتے ہیں۔ جو ان کے اعتراض میں پیش کئے گئے ہیں۔

مظہر الحق و العلاء نسل کا وعدہ

میرے نزدیک تو یہ نسلاً بعیداً مظہر الحق و العلاء کا الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آیندہ نسل کے ان سب افراد کے متعلق ہے جن کے ذریعہ حق کا ظہور ہوگا۔ مگر یہ پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق نہیں جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کا مصداق ہے۔ بلکہ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت میں اور افراد بھی ہوتے رہیں گے۔ جن کے ذریعہ حق ترقی کرے گا۔ اور وہ علیٰ قدر مراتب الہام مظہر الحق و العلاء کا مصداق ہوں گے۔

نافلہ لڑکا

اسی ذریت طیبہ کا ایک فرد وہ نافلہ لڑکا (پوتا) بھی ہو سکتا ہے جس کا الہام منزل منزل المبارک میں ذکر ہے۔ مگر جیسے کہ میاں مبارک احمد مصلح موعود نہ تھے۔ اور نہ ہی انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا۔ ویسے ہی اس نافلہ لڑکے میاں مبارک احمد کے قائمقام کو بھی مصلح موعود قرار نہیں دیا جا سکتا۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۹ پر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس نافلہ لڑکے (پوتے) کے متعلقہ پیشگوئی کا مصداق صاحبزادہ نصیر احمد کو قرار دے چکے ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ پس اگر نافلہ کی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق ہوتی۔ تو نصیر احمد اس کا مصداق ہوتا۔ حالانکہ وہ بھی فوت ہوگیا۔ اور یوں حق ظاہر کر گیا۔ کہ میاں مبارک احمد کا قائمقام پیدا ہونے والا بھی مصلح موعود نہ تھا۔

مصری صاحب کا خیال

مگر برخلاف اس کے مصری صاحب بلاوجہ معقول یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ سب الہامات مصلح موعود کے متعلق ہیں۔ اور مصلح موعود وہ نافلہ لڑکا ہے جو دور کے زمانہ میں آئے گا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں "مصلح موعود دور کی نسل میں ہوگا۔ اس کی مزید تائید لفظ نافلہ نے کر دی" (شان مصلح موعود صفحہ ۲۰)

مصری صاحب نے شان مصلح موعود میں ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۹ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذیل کی عبارت بھی پیش کی ہے۔ کہ

"میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے دس ہزار اور مسیح بھی آجائیں"

اور پھر اس نافلہ لڑکے کو ان مسیحوں میں سے ایک مسیح قرار دیا ہے۔ سو اگر ان کا یہ خیال درست بھی سمجھ لیا جائے۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ممکن ہے کوئی نافلہ لڑکا ان مسیحوں میں سے کوئی مسیح بھی ہو سکے جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اوپر کے حوالہ میں امکان تسلیم کیا ہے مگر اس سے اس نافلہ لڑکے کا ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی متعلقہ مصلح موعود کا مصداق ہونا لازم نہیں آتا۔

مسیح کا قہری شبیہہ

پھر مصری صاحب نے اس نافلہ لڑکے (پوتے) کے متعلق جو پیشگوئی ہے۔ اسے مسیح کی اس قہری شبیہہ سے متعلقہ پیشگوئی مندرجہ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۴ کا بھی مصداق قرار دیا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس کشف کا حوالہ دیا ہے۔ جس میں کہ حضور علیہ السلام کو قیامت کے قریب مسیح کی ایک قہری شبیہہ کا اترتے ہوئے جانا دکھایا گیا۔ "جبکہ زمانہ کا خاتمہ ہوگا۔ اور دنیا کی صف لپیٹ دی جائے گی۔"

کشف کا موعود مصلح موعود سے الگ ہے

اگر مصری صاحب کے اس خیال کو بھی درست مان لیا جائے۔ تو پھر میرا جواب میں کہتا ہوں۔ کہ آئینہ کمالات اسلام کے کشف کا موعود اگر مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی پوتا ہوگا۔ جو کسی آئندہ زمانہ میں قیامت کے قریب آئے گا۔ تو اس سے یہ کیسے لازم آیا۔ کہ وہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی مصلح موعود کا بھی مصداق ہوگا۔ کیونکہ قرب قیامت میں ظاہر ہونے والے اس موعود کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کی پیشگوئی متعلقہ مصلح موعود کا مصداق قرار دینا مندرجہ ذیل وجوہ سے باطل ہے۔

وجہ اول

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے موعود کو تو اللہ تعالیٰ نے نشان رحمت قرار دیا ہے اور آئینہ کمالات اسلام کے کشف میں جس جلالی مسیح کی آمد کا ذکر ہے اسے مسیح کی قہری شبیہہ قرار دیا گیا ہے۔ اور صاف بتایا گیا ہے۔ کہ اس کے آنے پر دنیا کی صف لپیٹ دی جائیگی۔ پھر یہ دونوں موعود ایک کیسے ہو سکتے ہیں۔

وجہ دوم

پھر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے موعود مصلح موعود کو تو الہام الٰہی کے مطابق بشیر اول متوفی کے بعد بلا توقف پیدا ہونا چاہیئے کیونکہ خدا تعالیٰ نے صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے۔ "اس کے ساتھ (بشیر اول ناقل) فضل (مصلح موعود کا نام ہے ملاحظہ ہو سبز اشتہار صفحہ ۲۱ ناقل) ہے۔ جو اس کے (بشیر اول ناقل) کے آنے کے ساتھ آئیگا" پس مصلح موعود کی پیدائش تو اس الہام کے رو سے بشیر اول سے متصل ہونی چاہیئے۔ یعنی بشیر اول کے درمیان اور مصلح موعود کے درمیان کوئی بچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔

پس اس واضح الہام کی موجودگی میں کیسے یہ خیال درست ہو سکتا ہے۔ کہ الہام انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک میں جس نافلہ لڑکے (پوتے) کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی ہے۔ وہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بیان کردہ پیشگوئی کا مصداق ہوگا۔

وجہ سوم

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مصداق کو جو مصلح موعود ہے۔ اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کے مطابق بموجب وعدہ الٰہی نو سال کے اندر پیدا ہونا چاہیئے۔ پس آئینہ کمالات اسلام کے کشف کا موعود اس پیشگوئی کا کیسے مصداق ہو سکتا ہے جس نے بموجب اس کشف کے قرب قیامت میں ظاہر ہوتا ہے۔

وجہ چہارم

پھر مصلح موعود کو تو الہام نے دوسرا بشیر قرار دیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں چار لڑکے بشارت کے ماتحت پیدا ہو چکے ہیں۔ لہذا بہ آئینہ کمالات اسلام کے کشف کا موعود ان چار لڑکوں کے بعد بشیر ثانی قرار نہیں پا سکتا۔ ہاں بشیر خامس یعنے پانچواں بشیر قرار پا سکتا ہے۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس نافلہ لڑکے کو خامس قرار دیا ہے۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی ص۲۱۸ اسی نافلہ کے متعلق فرمایا ہے بشرنی ربی بخامس فی حین من الاحیان

وجہ پنجم

مصلح موعود کا الہامی نام محمود احمد بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے اس نام کے متعلق پیشگوئی اشتہار دہم جولائی میں بشیر اول کے ذکر کے بعد ان الفاظ میں لکھی گئی ہے "ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا۔ جس کا نام محمود احمد ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولو العزم نکلے گا" (دیکھو اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۶ء) اسی پیشگوئی کے مصداق کو سبز اشتہار میں مصلح موعود قرار دیا گیا ہے۔ اب مصلح موعود کو تو اس پیشگوئی کے مطابق قریب مدت میں پیدا ہونا چاہیئے تھا۔ مگر مصری صاحب اس مصلح موعود کا مسیح موعود کی دور کی نسل میں بلکہ قیامت کے قریب ظاہر ہونا بیان کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو شان مصلح موعود ص۳۱۶۔

پس مندرجہ بالا وجوہات کی موجودگی میں نافلہ لڑکے کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی متعلقہ مصلح موعود کا مصداق قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اعتراض ہفتم

نو سالہ میعاد بشیر اول سے متعلق تھی۔ نہ کہ مصلح موعود کے متعلق۔ جب میاں مبارک احمد کو حضرت مسیح موعود نے اجتہاداً مصلح موعود سمجھا۔ تو صاف کھل گیا۔ آپ نو سالہ میعاد کو مصلح موعود سے متعلق نہ سمجھتے تھے۔

الجواب الاول

میں کئی قرائن و شواہد پیش کر کے ثابت کر چکا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہ میاں مبارک احمد صاحب کو مصلح موعود سمجھ سکتے تھے۔ نہ آپ نے انہیں مصلح موعود سمجھا۔ پس نو سالہ میعاد پر کوئی زد نہیں پڑ سکتی۔ وہ یقیناً مصلح موعود کے لئے ہی میعاد ہے۔

الجواب الثانی

اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء و اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نو سالہ میعاد بموجب وعدہ الٰہی مصلح موعود کے متعلق ہی بیان کی ہے اور اس زمانہ میں بشیر اول کو اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نو سال کی میعاد میں پیدا ہونے والی پیشگوئی کا مصداق سمجھ سکتے تھے۔ تو اسی وقت تک جب تک آپ اجتہاداً اسے مصلح موعود بھی گمان کرتے رہے۔

الجواب الثالث

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشیر اول کی وفات کے بعد نو سالہ میعاد کو کسی موقعہ پر بھی بشیر اول متوفی پر چسپاں نہیں کیا۔ اگر کوئی منکر ہو۔ تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔

الجواب الرابع

بشیر اول کی وفات پر سبز اشتہار میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لیکھرام کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے اس نو سالہ میعاد کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور اس کا مصلح موعود کے تعلق میں ہی ذکر کیا ہے۔ اگر آپ اسے بشیر اول کے متعلق میعاد سمجھتے۔ تو اس اشتہار میں ظاہر کر دیتے۔ کہ یہ میعاد دراصل بشیر اول کے متعلق تھی۔ جو غلطی سے مصلح موعود کے متعلق سمجھی گئی۔ اس اشتہار میں تو اس کے برخلاف آپ نے دوسرے بشیر اور محمود کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے تحدی کی ہے کہ وہ اپنی میعاد کے اندر پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر خدا کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ اور پھر اسی بشیر اور محمود کو ص۱۰ پر مصلح موعود قرار دیا ہے۔ اور پھر ہمیشہ یہ پیشگوئی حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر ہی چسپاں کی ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ مرحوم

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود باجود ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق تھا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ

فوج میں بھرتی ہونیوالے احمدی دوستوں اور ان کے والدین کے لئے ضروری اعلان

جو دوست فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔ اگر وہ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں کہ جماعت قائم ہے۔ تو وہ اپنا چندہ جماعت مقامی کے ذریعہ بھجوائیں۔ ورنہ مرکز میں اطلاع دیکر براہ راست بھیجنے کی منظوری حاصل کریں۔ اگر براہ راست بھیجنے میں بھی کوئی روک ہو تو اپنے والدین کے ذریعہ چندہ مرکز میں ارسال کرنے کا مناسب انتظام کریں۔

نیز جماعتوں کے عہدیداروں کو بھی اس امر کی پوری نگرانی کرنی چاہیئے۔ کہ ان کی جماعت کے جو دوست فوج میں ملازم ہیں۔ وہ ان کے والدین کے ذریعہ ماہوار چندہ کی وصولی کریں۔ اور جس جماعت سے کوئی دوست فوج میں بھرتی ہو گئے ہوں۔ وہاں کی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال فوری طور پر ایسے دوستوں کی فہرست معہ مکمل پتوں کے ارسال فرماویں۔ اور وضاحت سے تحریر کریں۔ کہ ان میں سے کون کون سے دوستوں کی طرف سے چندہ مل رہا ہے۔ تا جن دوستوں سے وہ چندہ وصول نہ ہو رہا ہو۔ ان سے براہ راست وصول کرنے کے بارہ میں مناسب کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

ناظر بیت المال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نواب سر فضل علی صاحب کی وفات پر اظہار افسوس

جماعت احمدیہ گجرات کا ایک خاص اجلاس زیر صدارت امیر جماعت احمدیہ گجرات منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں باتفاق آراء منظور کی گئیں۔

جماعت احمدیہ گجرات کا یہ اجلاس جناب خان بہادر نواب سر فضل علی صاحب او۔ بی۔ ای۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ کی وفات پر اپنے دلی افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ نواب صاحب کا وجود اپنی ذاتی خوبیوں اور جذبۂ خدمت عامہ کے باعث سر زمین گجرات کے لئے باعثِ صد افتخار تھا اور ان کی وفات ایک قومی صدمہ ہے۔ یہ جلسہ نواب صاحب کے خاندان خصوصاً جناب بیگم صاحبہ نواب سر فضل علی صاحب۔ چودہری مہدی علی صاحب۔ خانصاحب چوہدری اصغر علی صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ نواب صاحب کے جاری کردہ قومی اداروں میں برکت اور ترقی دے۔ اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(۲) قرار پایا۔ کہ اس ریزولیوشن کی نقول جناب چودھری مہدی علی صاحب ای۔

شفاکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شفاکن استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ۔ پچاس قرص ۹ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۲۹۳ :۔ منکہ غلام حسین ولد چودہری عزیز الدین صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن دنجواں ڈاکخانہ بھلر ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
۱۔ میری جدی جائیداد چھ بیگہ زمین میرے موضع مذکور میں ہے۔ جس کی قیمت اس وقت اندازاً ۱۸۰۰ روپیہ ہے (۲) موضع بھلر میں مبلغ ۱۰۲۳ روپے ۸ آنے اور موضع شام پور میں مبلغ ۵۷ روپے ۸ آنے اور موضع دنجواں میں ۱۰۰ روپے کی زمین رہن لی ہوئی ہے۔ (۳) رہائشی مکان کی قیمت اندازاً ۳۰۰ روپے ہے۔ کل میزان مبلغ ۲۹۸۱ روپے بنتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری وفات پر میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان مذکور ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کروں گا۔ وہ حصہ وصیت میں سے منہا کر دی جائیگی۔

العبد :۔ نشان انگوٹھا۔ غلام حسین موصی۔ گواہ شد : علی محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دنجواں۔ گواہ شد : جلال دین پسر موصی۔

نمبر ۶۳۰۱ :۔ منکہ محمود حسن بنی اسرائیلی ولد غلام محمد صاحب مرحوم قوم شیخ بنی اسرائیلی پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۳۹ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۲۹ء ساکن امرتسر حال قادیان مبارک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۶/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان پختہ مالیتی تقریباً پانچ ہزار روپیہ جو کہ واقعہ امرتسر کٹڑہ رام گڑھیاں بازار عبداللہ خاں کوچہ لولاں میں ہے جس میں میری والدہ صاحبہ اور دو ہمشیرگان بھی حقدار ہیں۔ میں اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں

میرا گذارہ اس وقت میری ماہوار آمدنی پر ہے جو کہ مبلغ پچھتر روپے ماہوار اوسطاً ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کا کوئی حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیدوں تو وہ میری وصیت میں شمار کیا جائے۔ اور باقی حصہ وصیت میری وفات کے بعد میری جائیداد میں سے وصول کیا جائے۔ میری وفات پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد : محمود حسن بنی اسرائیل ڈیماٹسٹریٹر ٹی ب ۱۵ ٹکٹ ۷۲۱۹ لوکو ورکشاپ مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد :۔ فضل کریم خان محمد نگر لاہور

گواہ شد : غلام محمد اختر جونیئر اسسٹنٹ پرسنل ٹو جنرل منیجر ریلوے لاہور۔

نمبر ۶۲۹۸ :۔ منکہ حافظ عبدالواحد ولد مستری عبدالحکیم صاحب قوم جٹ پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالفضل ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ بفضل اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب حیات ہیں اس لئے مجھے ورثہ کے طور پر کوئی جائیداد نہیں ملی۔ اور اس وقت میرا گذارہ تجارت پر ہے۔ جو دوکان کی صورت میں موجود ہے اس صورت میں مجھے اوسطاً بیس روپے ماہوار کی آمد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اس بات کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ

اگر میری وفات پر کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ چونکہ میری آمد غیر معین ہے۔ اس لئے کمی بیشی کی اطلاع صیغہ متعلقہ کو دیتا رہونگا۔ العبد :۔ حافظ عبدالواحد دوکاندار دارالفضل قادیان۔ گواہ شد : عبدالرحمن لائلپوری مسجد احمدیہ لائل پور۔ گواہ شد : عبدالرحمن بی اے سیکرٹری چک ۲۲۶ رکھ برانچ ضلع لائل پور۔

نمبر ۶۲۹۷ :۔ منکہ حافظ عبدالغفور جالندہری ولد منشی امام دین صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ واقف زندگی عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ جائیداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ (۱) ٹائپ رائیٹر قیمتی اندازاً ۱۵۰ روپے۔ (۲) کپ نقری قیمتی اندازاً ۴۰ روپے۔ کل مجموعہ جائیداد مبلغ ۱۹۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں انشاء اللہ اس حصہ کی رقم اپنی زندگی میں ہی داخل کر دونگا۔ لیکن اگر ادا نہ کر سکوں۔ تو میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حق ہوگا۔ کہ میری جائیداد سے یہ رقم وصول کرلے۔ میرے ورثاء کو کسی قسم کے اعتراض کا حق نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میری وفات کے وقت ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ اس الاؤنس پر ہے۔ جو مجھے بوجہ واقف تحریک جدید ہونے کے حضرت

امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے گزارہ کیلئے ملتا ہے جس میں میرا حصہ ۳۰ روپے بنتا ہے۔ میں اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ انشاء اللہ تا زندگی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ وار ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد :۔ حافظ عبدالغفور جالندہری دارالمجاہدین سابق مبلغ جاپان۔ گواہ شد :۔ ابوالعطاء جالندہری گواہ شد :۔ عنایت اللہ جالندہری دارالعلوم قادیان۔

نمبر ۶۲۹۶ :۔ منکہ نذیر احمد ولد چودہری اللہ رکھا صاحب قوم گاوڑی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۳۴ء ساکن چودہری والا چک ۱۰۸ رکھ ڈاکخانہ چک ۱۰۶ رکھ ضلع لائلپور حال ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج ۹/۶/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ ۵۸ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

العبد :۔ نذیر احمد احمدی۔
گواہ شد :۔ شیخ فضل الرحمن اختر پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ملتان۔
گواہ شد :۔ غلام حسن خان احمدی سیکرٹری وصایا ملتان۔

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

آپ کی فیسرین کریم جی نے ایک مریض کو منگا کر دی تھی جنکا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا چیچک نکلی ہوئی ہو۔ اور اس قسم کے ہٹیلی مہاسے تھے کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن بھی کرا چکی تھیں۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا ہے کہ اُن کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پیشتر سے نکھر آیا ہے۔ مگر اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپکی وہ ممنون ہیں۔

فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں چھائیوں اور بدنما داغوں۔ الغرض چہرہ اور جلد کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲/ محصولڈاک بذمہ خریدار ہر جگہ بکتی ہے اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس اور مشہور دوافروشوں سے خریدیں۔

نوٹ :۔ قادیان میں فیسرین کریم میسرز سیالکوٹ ہاؤس سے خرید فرمادیں۔

وی۔ پی منگوانے کا پتہ :۔ فیسرین فارمیسی ملکتسر پنجاب

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے۔ پس اصل بات تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے لیکن گذشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج

"اکسیر شباب"

ہے اکسیر شباب نیا خون نیا جوش پیدا کر دیتی ہے

قیمت تیس خوراک پانچ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

246
Digitized By Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۲۵۳ :- منکہ میجر ملک محمد حسین خان ولد ملک خیر دین خان صاحب قوم آوان پیشہ زمینداری عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن دھونکل ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۸/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موروثی زمین مشترکہ کھاتہ میں موضع دھونکل میں ہے۔ جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ جس کا صحیح پتہ مجھ کو اس وقت نہیں ہے۔ کہ کتنی میرے حصہ کی ہے۔ یہ زمین چاہی ہے۔
(۲) میری مالکی زمین بھی مشترکہ کھاتہ میں موضع مجھوزا ضلع گجرات میں ہے۔ جس کا مجھ کو صحیح پتہ نہیں کہ کتنی ہے۔ یہ زمین بارانی ہے
(۳) میری قسطوں پر زمین چار مربعہ ہے جس کی قسطیں میں ادا کر رہا ہوں۔ اور مجھ کو ایک مربعہ زمین نمبرداری کے لئے چک ۱۲۲/۹۰R سب تحصیل فقیر والی ریاست بہاولپور میں ملی ہوئی ہے۔ اس کی قسطیں جب تک ادا نہ ہوں اس زمین پر حق ملکیت نہیں ہو سکتا اس لئے اس زمین سے و نمبرداری کے مربعہ سے جو مجھ کو آمدنی ہوگی۔ و نیز جو آمدنی مندرجہ بالا عـ۱ و عـ۲ و مجھ کو جو آمدنی پنشن یا ملازمت سے یا کسی اور ذریعہ سے۔ یعنی میں کوئی بیوپار وغیرہ کروں۔ جو بھی آمدنی ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جب زمین کی تقسیم میں کرا لونگا۔ تو جو زمین میرے حصہ کی آئیگی۔ اس کی قیمت ڈلوا کر اس کی قیمت میں کا ۱/۱۰ حصہ میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں گا۔ اگر میں اس کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں نہ ادا کر سکوں۔ تو میرے ورثاء سے میرے حصہ کی زمین کا ۱/۱۰ حصہ کی قیمت وصول کر لی جاوے۔

میرا سکنی مکان جو موضع دھونکل میں ہے۔ جو میں نے خود بنوایا ہے۔ اس کو میں اپنی بیوی کے حق مہر میں دے دیا ہوں۔ میرے فوت ہونے پر میری تمام جائیداد کو بعد ادا کرنے ۱/۱۰ حصہ اگر میں اپنی زندگی میں نہ ادا کر سکوں۔ تو وصول کر کے شرع محمدی کے مطابق تقسیم کیا جائے۔ میری اسوقت ایک بیوی ہے۔ اور دو لڑکیاں اس بیوی سے ہیں۔ یہ جائیداد میرے فوت ہونے پر ان میں تقسیم ہو۔ میری پہلی بیوی سے ایک لڑکی کنیز فاطمہ ہے۔ میں اس کی شادی کر چکا ہوں۔ اور جو کچھ میں نے اس کو جائیداد سے دینا تھا دے چکا ہوں میں نے اس کے خاوند کو دو مربعہ زمین آبادکاری سلسلہ میں سے دی ہوئی ہے ابھی اس کو میری جائیداد سے کچھ نہ دیا جائے۔ میری بیوی کا نام عطا بیگم بنت ملک نذر حسین سفید پوش مہارا جکے ہے اور میری اس سے۔ جو لڑکیاں ہیں۔ ان کا نام خدیجہ بیگم و بلقیس بیگم ہے۔ اگر میری وصیت کرنے کے بعد میری اور کوئی اولاد پیدا ہو۔ تو وہ بھی میری جائیداد سے شرع محمدی کے مطابق حقدار میری جائیداد کی ہوگی۔

میں ۱/۱۰ حصہ اپنی آمدنی کا یکم جنوری ۱۹۴۲ء سے ادا کر رہا ہوں۔

العبد :- میجر ملک محمد حسین دھلی۔
گواہ شد :- عبدالرحمٰن خان مولوی فاضل دھلی۔
گواہ شد :- محمد عثمان دھلی

نمبر ۶۲۹۹ :- منکہ عبدالقادر اعوان ولد حافظ محمد امین صاحب قوم قریشی اعوان۔ پیشہ ملازمت عمر ۱۲ برس پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۹/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ موجودہ حالات میں صرف ماہوار آمد پر ہے۔ جو قریباً بیس روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور وصیت کرتا ہوں۔ کہ تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور آمد کی کمی بیشی کی اطلاع بھی دفتر کو دیتا رہونگا۔ نیز میری وفات پر جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس کے علاوہ جو جائیداد میں اپنی زندگی میں پیدا کروں اس کی بھی اطلاع دفتر مذکور کو دیتا رہونگا۔

العبد :- عبدالقادر اعوان بقلم خود
گواہ شد :- غلام محمد اختر جونیئر اسسٹنٹ پرسنل برانچ جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور
گواہ شد : فیض کریم خاں بی۔ اے محمد نگر میو روڈ لاہور

نمبر ۶۳۰۴ :- منکہ ماسٹر خدا بخش پنشنر ولد جمعدار پیر بخش صاحب قریشی قوم شیخ پیشہ پنشنر عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن کانپور محلہ افتخار آباد۔ ڈاکخانہ کانپور یو پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۸/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری اس وقت آمد پندرہ روپے ماہوار پنشن ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری اسوقت کوئی آمد یا جائیداد نہیں۔ اگر میری زندگی میں یا مرنے کے بعد کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں نے اپنی زندگی میں کچھ حصہ وصیت کا ادا کر دیا ہوگا۔ تو وہ اس میں سے منہا سمجھا جائیگا۔ اگر آئندہ میری کوئی آمدنی ہوئی تو اس کی بھی اطلاع دیتا رہونگا۔ اور یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔

العبد : ماسٹر خدا بخش احمدی پنشنر حال وارد قادیان
گواہ شد :- ڈاکٹر بشیر احمد شاہ احمدی موصی کانپوری
گواہ شد :- ... احمدی ... قادیان

کان میں کہنے والی بات
جب آپ کی کوئی سہیلی اندر ہی اندر گھلی جا رہی ہو۔ اس کا مزاج چڑچڑا ہو گیا ہو۔ زندگی بے لطف گذار رہی ہو اس کا چہرہ زرد اور رخسار پچک گئے ہوں۔ ناتوانی اور حرارت کی شکایت کرتی ہو تو فوراً سمجھ جایئے کہ اُسے سیلان الرحم ہے۔
اس کے کان میں چپکے سے کہدیجئے کہ بہن! تم اُودی لوٹن استعمال کرو۔ ایک شیشی تین روپیہ آٹھ آنہ میں آتی ہے اور ہر دوا فروش سے ملتی ہے یا براہ راست ذیل کے پتہ سے مل جائے گی۔
بیرسین لمیٹڈ پوسٹ بکس نمبر ۲۴۰۶ کلکتہ

علم دوست احباب کیلئے ضروری اعلان
ہمارے پاس
بہائی مذہب کے متعلق نہایت جامع کتاب
"بہائی تحریک پر تبصرہ"
کے تھوڑے نسخے باقی ہیں۔ احباب جلد خرید کرلیں ورنہ پھر یہ کتاب مل نہ سکے گی۔ اڑھائی سو صفحات ہونے کے باوجود قیمت صرف سوا روپیہ ہے۔ نیز حضرت امام غزالیؒ کی کتاب "احیاء العلوم" ہر دو جلد مطبوعہ مصر۔ اور حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کی کتاب "فتوحات مکیہ" ہر چہار جلد کا بھی ایک ایک نسخہ موجود ہے۔ علم دوست اصحاب قیمت کا تصفیہ کر کے خرید سکتے ہیں۔
ملنے کا پتہ :- سلطان برادرز قادیان

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے
بچہ کے بعد بچہ پیدا ہونا اور مرتے جانا ایک دردناک دکھ ہے۔ اس دکھ کو وہ ماں ہی جانتی ہے۔ جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی کہ اس کا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے اس دکھ سے بچنے کا روحانی علاج دعا ہے اور جسمانی علاج ہمدرد نسواں جو ۹۰ فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے حمل کے ساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے۔ حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے۔ آج ہی خرید لیں تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو۔
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

بلا تردد اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ بکتا ہے
میک ورکس قادیان
B. 83

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۰ نومبر - آج یہاں ایک تقریر کے دوران میں مسٹر چرچل نے کہا کہ جنرل الیگزنڈر اور جنرل منٹگمری نے شاندار اور فیصلہ کن فتح حاصل کی ہے - انہوں نے جنرل رومیل کی فوج کو تباہ و برباد اور جنگی حیثیت کو ناکارہ کر دیا ہے - یہ لڑائی علاقہ حاصل کرنے کے لئے نہیں لڑی گئی - ہمارے جرنیلوں کے پیش نظر واحد مقصد یہ تھا کہ دشمن کی مسلح طاقت کو برباد کیا جائے اور اسپر ایسی کاری ضرب لگائی جائے جہاں اسے نقصان پوری شدت سے محسوس ہو - ابھی جنگ ختم نہیں ہوئی بلکہ ابھی تو جنگ کے خاتمہ کا آغاز بھی نہیں ہوا - ابھی ہم نے بہت سے معرکے دیکھنے ہیں مگر جہاں تک مصر کے دفاع کا تعلق ہے یہ لڑائی واضح طور پر ختم ہو گئی ہے - بحیرہ روم کے مغربی سرے پر امریکن فوجوں کے اترنے کی مہم کی سکیم صدر روزویلٹ نے تیار کی ہے جو امریکن افواج کے کمانڈر انچیف بھی ہیں - اس معاملہ میں ہم نے صرف صدر روزویلٹ کے سرگرم نائب کی حیثیت سے کام کیا ہے - ہسپانیہ اور پرتگال کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ انکی آزادی اور خود مختاری کا پوری طرح احترام کیا جائیگا - فرانس ختم نہیں ہوا - وہ ایک مرتبہ پھر ابھرے گا - فرانس کے مستقبل کے بارے میں مجھے کوئی شک و شبہ نہیں - ہم دنیا میں کوئی علاقہ حاصل کرنا نہیں چاہتے - نہ ہمیں تجارتی مراعات یا کسی اور نفع کی خواہش ہے - ہم اس جنگ میں صرف عزت اور وقار کے لئے شریک ہوئے ہیں ٭

بیونس آئرس ۱۰ نومبر - امریکی فوج ٹیونس میں داخل ہو گئی ہے اور اسوقت تک اسے معمولی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا ہے - اور وہ نیز انا اور پایہ تخت ٹیونس کی طرف بڑھ رہی ہے، وشی ریڈیو کا اعلان مظہر ہے کہ آج صبح امریکی ٹینک اوران میں داخل ہو گئے - حملہ آور فوج نے ایک ہوائی اڈا اور بندرگاہ سنتا کروز پر بھی قبضہ کر لیا ہے - جو خلیج کے سرے پر واقع ہے - آج صبح سرحد ٹیونس سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر بمباری ہوئی - الجیریا میں مقام بونا کے قریب سڑکوں پر آمد و رفت تقریباً بند ہو گئی ہے ٭

لنڈن ۱۰ نومبر - آج ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ امیر البحر دارلان کو امریکی فوج نے گرفتار کر لیا ہے ٭

لنڈن ۱۰ نومبر - الجیریس میں متارکہ کے بعد میدانی فوج کے اقدامات بند ہو گئے ہیں -

امریکی فوج نے اوران پر قبضہ کر لیا - فرانسیسی جہاز جین بارٹ کاسابلانکا میں جل رہا ہے - صافی - میدہالہ اور میدیا پر اتحادی افواج قابض ہیں ٭

لنڈن ۱۰ نومبر - برطانیہ کی فضائی اور میدانی افواج شمالی افریقہ پہنچ گئی ہیں ٭

تاملک ۱۰ نومبر تاملک (اڑیسہ) سب ڈویژن میں طوفان نے جو تباہی مچائی تھی اسکے نقصانات کا صحیح اندازہ تو ابھی تک نہیں ہو سکا - تاہم خیال کیا جاتا ہے کہ صرف اس علاقہ میں پانچ چھ ہزار افراد ہلاک اور ستر فیصدی مویشی ضائع ہو چکے ہیں - کچے مکانات سب کے سب تباہ ہو گئے ہیں - ان کی چھتیں فضا میں اڑتی رہیں - درختوں اور فصلوں کو ہولناک نقصان پہنچا - بڑے بڑے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے اور سڑک کے آر پار گر پڑے - امدادی کارروائی جاری ہے - اب تک ۲۰ ہزار من چاول بھیجے جا چکے ہیں - اسکے علاوہ دال - گڑ - کپڑا - مٹی کا تیل بھیج دئے گئے ہیں ٭

واشنگٹن ۱۰ نومبر - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شمالی افریقہ میں امریکی فوجیں ہر پوزیشن پر مضبوط اور طاقتور پیشقدمی کر رہی ہیں اور ان میں چار فضائی اڈوں میں سے تین پر امریکی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے اور دو ہزار فرانسیسی سپاہیوں کو قیدی بنا لیا ہے - فرانسیسی شمالی افریقہ کے ساحل اطلانتک کے تمام اہم نقاط پر فوجیں اتاری گئی ہیں - جس جگہ پر فرانسیسی جنگی جہاز مزاحمت کر رہے ہیں - وہاں جوابی اقدامات جاری ہیں - امریکی فوجوں کا نقصان جان بہت معمولی ہے ٭

کلکتہ ۱۰ نومبر - ضلع ہگلی میں بیانجی کے یونین بورڈ آفس کو چند اشخاص نے آگ لگا دی - دفتر کا ریکارڈ اور فرنیچر جل کر خاکستر ہو گیا - پولیس نے اس سلسلہ میں چھ اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے ٭

دہلی ۱۰ نومبر - جامع مسجد سے جمعیتہ علماء ہند کے عظیم الشان جلسے کے بعد حاضرین جلسہ جلوس کی شکل میں باہر نکلے - کپتان رضاکاران جمعیتہ علماء کا جھنڈا لئے ہوئے آگے آگے تھا - جلوس میں "حج کی اجازت دو" کے نعرے لگائے جا رہے تھے - پولیس نے جمعیتہ علماء کا جھنڈا چھین لیا اور کپتان ایک اور شخص کو گرفتار کر لیا - ان گرفتاریوں کیخلاف ہوم ممبر حکومت ہند اور چیف کمشنر دہلی کو احتجاجی تار روانہ کیا گیا ٭

لاہور ۱۰ نومبر - آج پنجاب اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا - سوالات کے بعد وزیر اعظم کی تجویز پر اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ٭

ماسکو ۱۰ نومبر - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ سٹالن گراڈ کے کارخانوں کے رقبہ میں روسیوں نے اپنے مورچے مضبوط کر لئے ہیں اور دشمن کے کئی حملوں کو پسپا کر دیا - کاکیشیا میں نالچک کے جنوب مشرق میں لڑائی جاری ہے - دشمن کا ایک حملہ پسپا کر دیا گیا - مغربی کاکیشیا میں توایسی کے شمال مشرق میں دشمن ایک دریا کو پار کرنے میں کامیاب ہو گیا - مگر روسی فوجوں نے اسے پھر دھکیل دیا - روسٹوف میں روسی گوریلا دستوں نے دشمن کی ایک فوجی ٹرین کو تباہ کر دیا ٭

لنڈن ۱۰ نومبر - روم میں ہٹلر مسولینی اور لاول کی کانفرنس ہو رہی ہے - وشی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ایڈمرل ڈارلان کی جگہ مارشل پیٹان نے خود فرانس کی ہوائی - سمندری اور خشکی کی فوجوں کی کمان سنبھال لی ہے - مارشل پیٹان نے یہ اعلان کیا کہ میرا صرف ایک ہی حکم ہے - وہ یہ کہ ہر ایک شخص سنجیدگی اور ضبط سے اپنے فرائض سرانجام دے ٭

لنڈن ۱۰ نومبر - اگر ایڈمرل ڈارلان الجزائر میں ہے - تو بہت ممکن ہے کہ فرانسیسی بیڑا اتحادیوں کے خلاف جارحانہ مزاحمت ترک کر دے

لنڈن ۱۱ نومبر - فرانس کا بحری بیڑہ کئی بندرگاہوں میں بٹ چکا ہے اور غیر مسلح ہو چکا ہے - سکندریہ میں بھی فرانس کے کافی جہاز بیکار پڑے ہیں - اگر امریکنوں نے فرانسیسی بیڑے کے مزید جہازوں کو کاسابلانکا اور ان میں گھیر لیا تو اس سے فرانس کی بحری قوت کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جائیگی ٭

لنڈن ۱۰ نومبر - وزیر مالیات نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مالٹا کے لئے ایک کروڑ پونڈ کا تحفہ منظور کرنے کی اجازت دی جائے - اس رقم سے جنگ کے بعد مالٹا کی مرمت ہو سکے گی - اور ایک طرح کا اعتراف ہو سکے گا کہ اس جزیرے نے نہایت ہمت اور حوصلے سے محوریوں کے حملوں کا مقابلہ کیا ہے - یہ تجویز منظور ہو جائے گی -

نئی دہلی ۱۰ نومبر - مسٹر راجگوپال آچاریہ نے آج پھر دوسری مرتبہ مسٹر جناح سے ملاقات کی - دو ساعت تک تبادلہ افکار ہوتا رہا - مسٹر راجگوپال اچاریہ نے نمائندگان پریس کو بتایا کہ مسٹر جناح کے ساتھ میری گفت و شنید ختم ہو گئی ہے - اور میں چہار شنبہ کی رات دہلی سے روانہ ہو جاؤں گا ٭

لاہور ۱۰ نومبر - سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے نمائندگان پریس سے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا - کہ میں ابھی اپنے فارمولا کے متعلق پر امید ہوں - اگر ہندو ممبر فرقہ دار اور جماعتی جذبات کی رو میں بہہ نہ جائیں - اور اس فارمولا کو اصول کی نظر سے دیکھیں تو مجھے امید ہے وہ اسے منظور کر لیں گے - میں نے جو فارمولا پیش کیا ہے مسلمان بھی اسوقت وہی چاہتے ہیں - جبتک میں لیگ کے ساتھ ہوں - اس وقت تک کوئی بات مسلم لیگ کے خلاف نہیں کر سکتا - میرے فارمولے اور مسلم لیگ کی موجودہ پوزیشن میں کوئی تصادم نہیں ہے ٭

لنڈن ۱۰ نومبر - جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ فرانس اور سوئٹزرلینڈ کی سرحد کو ٹریفک اور دیگر مواصلات کے لئے آئندہ حکم تک بند کر دیا گیا ہے ٭

اصلی جہاز مارکہ
سودیشی لٹھا
استعمال کریں

اور اپنے پیسے کی پوری قیمت وصول کریں
باوا پرُدمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
برانچیں - بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی -

Digitized By Khilafat Library Rabwah